

نورافشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ مع محصول لے

نمبر ۱۱- جلد ۴ | لودیانہ ۱۶- مارچ ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل اور ہیتھ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپسیڈ

واضح ہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپسیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور ہیتھ انکے قایم مقام ہو کر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمت میں جنہیں لنڈن سے کچھ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں- صاحبان ہل اور ہیتھ نے مدت سے اشیا کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہے اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیا کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب مثلاً کل و جیب گھڑی و زیورات ادویات آلات سواری یعنے بگھی وغیرہ ساخت لنڈن و دیگر ولایت کے اسباب حسب خواہش مشتری خرید کر بحفاظت تمام بند کر کے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت ہوتی ہے پادری صاحبان سے کچھ کمیشن بھی نہیں لیتے پس مناسب ہے کہ جو صاحبان جدید جسقدر اسباب طلب فرماویں قیمت اُسکی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کریں صاحبان ہل اور ہیتھ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور راکاٹ اور دیلور اور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں جو صاحب کچھ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نورافشاں سے دریافت کر سکتے ہیں +

مقدسوں کا پاک بادشاہ
اُس کی ہے شان و شوکت خاص
پھر ملکہ اُس کے دہنے ہاتھ
مسیح کی راستی اور کمال

مسیح بزرگ ہے ابن الہ
اور نعمتیں ہیں بیقیاس
آراستہ دیکھو شان کے ساتھ
ہے اُس کے حُسن کا جلال

نورافشاں

حضور لارڈ نارتھبروک صاحب گورنر جنرل کشور ہند کی مستعفی ہونے کی وجوہات اکثر اخباروں میں ہر قسم کے خیالات پر شایع ہوئے ہیں مگر اصل سبب لارڈ صاحب ممدوح کی مستعفی ہونیکا صاحب اخبار فرینڈ آف انڈیا اپنے پرچہ مطبوعہ ۴ مارچ ۱۸۷۶ء میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ سوداگران پارچہ پوشیدنی ساکنان منچسٹر نے ایک درخواست برائے معافی محصول روئی جو برآمد پر لگتا ہے حضور سکرٹری آف سٹیٹ یعنے وزیر ہند کی خدمت میں گذرانی اُسکو صاحب موصوف نے لارڈ نارتھبروک صاحب بہادر کے پاس بدیں مراد کہ آپ اِسکو منظور فرماویں بھیجدی لارڈ صاحب نے جو ہندوستان کے حالات سے بخوبی واقف ہیں اور انکم ٹیکس کو بھی موقوف کر چکے ہیں وہ محصول منچسٹر والوں کو معاف کرنا مناسب نہ جانا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ضرور انکو ایک جدید ٹیکس لگانا پڑتا یہ ہی باعث طرفین کی

رنجیدگی کا ہوا اور لارڈ صاحب نے استعفا داخل کیا جو فوراً منظور ہوا +

اب پھر منچسٹر والے اپنا زور لگا رہے ہیں کہ یہہ محصول معاف ہو اسپر صاحب اخبار انڈین سٹیٹسمین رائے دیتے ہیں کہ اہل ہند کو اس موقع پر ضرور ایک عرضداشت اپنی سقیم الحالی کی مدلل لکھکر حضور سکرٹری آف سٹیٹ کی خدمت میں روانہ کرنی چاہئے اور ایک کمیٹی معزز صاحبان اہل ہند اسبات میں مقرر کریں اور چند ذی علم و صاحب شعور وہ عرضداشت لیکر خود ولایت میں جاویں اور واویلا مچاویں +

صاحب انڈین سٹیٹسمین نے دو نام جو نہایت ہی ہوشیار اسمعاملہ میں جتلائے ہیں یعنے کیر کشو داس پال ساکن کلکتہ و سنت رام نراین ساکن بمبی و نیز بعضے یورپین وغیرہ اگر اہل ہند اسبات کمر ہمت باندھیں تو یقین ہو کہ کامیاب ہوں +

صاحب ڈیلی نیوز لکھنؤ لکھتے ہیں کہ فی الحال سلطنت روس کے ذمہ تین ارب پچاس کروڑ روپیہ قرض ہو گیا ہے۔ اور سود اس رقم کا بہت دینا پڑتا ہے یعنے قریب نصف آمدنی ملک کے سود میں جاتا ہے اور نیز فوج کا خرچ بھی بہت بڑھا ہوا ہے + اگر قرض اسقدر بڑھا ہوا ہے تو ہم کو یقین ہے کہ شہنشاہ روس کسی سے فی الحال جنگ نہیں کرینگے +

خاص تار برقی سے معلوم ہوا کہ ملک اسپین میں فرقہ کارلسٹ رومن کیتھلک کا بغاوت جنگ جدل کر رہا تھا اب اپنی حرکت سے باز آیا اگرچہ اُنکے پاس دیگر ممالک سے مدد نہ پہونچی تو اتنک ہرگز وہ فرقہ سرکشی نہ کرتا انکا ارادہ تھا کہ جو بادشاہ ہمارا ہو اُسکا مذہب بھی رومن کیتھلک ہونا چاہئے مگر اسپین کے سرکاری اخبارات نے اسبارے میں بہت کچھ لکھا اور دکھلایا کہ یہہ لوگ وہ ڈھنگے پادری نہایت ریاکار اور غیر مہذب ہیں اب وے دن گئے جو فرقہ رومن کیتھلک اپنی ریاکاری وغیرہ سے تہذیب کے کاروں کو روک سکیں اب وے دن آئے ہیں کہ پروٹسٹنٹ کی پھیلائی ہوئی تہذیب ترقی پکڑے +

تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سولھویں صدی میں پروٹسٹنٹی تہذیب کے رومن کیتھلک فرقہ سد راہ ہوا تھا اور اُسیوقت سے انکا تنزل ہو رہا ہے اب ملک اسپین کی ترقی اسی بات پر موقوف ہے کہ مسایل و رسم و رواج و بت پرستی و پیر پرستی و نیز مریم پرستی چھوڑ کر تہذیب پرستی و خالص انجیل کو اختیار کریں +

شکر کی بات ہے کہ لندنوں کہ دین عیسوی کی سچائی اہل اسپین پر بہت مشہور ہے +

فرینڈ آف انڈیا میں بحوالہ انڈین مرر کے تحریر ہے کہ حضور لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر نے بہت سے تماشے جو فسق فجور اور تہذیب کے خلاف تھے بند کئے + کیا اچھی بات ہو کہ سرکار دولتمدار اسبات رسم و رواج کیطرف وہ جو خاصکر مذہب میں داخل نہ ہوا اُسکی سدہ دی میں توجہ فرماوے مثلاً ہولی کے دنوں میں گالا بنٹی اور فحش گیت وغیرہ کی رسم جو مذہب کے خلاف ہے بند ہونی چاہیے اگرچہ تعزیرات ہند میں لکھا ہے کہ وہ تماشا وہ جہاں کہ عام خلایق کی رنجیدہی کا باعث ہو اُسکے مالک دعاوکو سزا مل سکتی ہے مگر اُسکا عمل بہت تھوڑا دیکھنے میں آیا۔ کاش اگر اُس پر پورا پورا عمل درآمد ہو تو تھوڑے عرصہ میں یہہ ہندوستان مثل دیگر ممالک کے ایک شایستہ ملک بنجاوے +

سردار بکرماجیت سنگھ اہلووالیا نے جو بتقریب آمد حضور پرنس آف ویلس کے ایک لیبریری جالندھر میں پانچہزار روپیہ کی لاگت سے بنوائی ہے اب اُسمیں سردار صاحب ایک نیم قد تصویر حضور پرنس آف ویلس صاحب بہادر کی بھی بطور یادگاری کے رکھیں گے۔ وہ نیم قد تصویر آجکل بمبی میں سٹر اڈس ایکٹن صاحب سنگ تراش بنا دینگے +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

نجیبار اور اُسکے ہندوستانی رفیقونکا مالیر سے روانہ ہو کر ایک گاؤنمیں شب باش ہونا

جب بوڑھا وہاں سے اُٹھ اپنا کمبل جھاڑ اور ہونڈھ سونپر رکھ ڈانگروں کے پیچھے چلاگیا اور ابو منصور اور پنڈت شب باش ہو اور سفر کے تھکان کے سبب وہاں ہی لیٹ گئے تو وزیر علی حقہ پیتے پیتے اُس بات کو یاد کر کے جو بوڑھے کی بہو کے منہہ سے نکلی تھی کھل کھلا کر ہنسنے لگا نجیبار نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ کہا کہ یہہ کچھ ہنسی کی بات نہ تھی بلکہ غور سے دیکھا جاوے تو اسی سے بہت عمدہ معنے نکل سکتے ہیں عورات کی تعلیم اور اُنکے واجبی قدر ایک ایسی علامت ہے جس سے ایک قوم کی تہذیب کا پورا پورا اندازہ ہو سکتا ہے بلکہ ایک دانشمند آدمی کا قول ہے کہ کسی قوم میں تہذیب سوائے تربیت اُسکی عورات کے کبھی پھیل نہیں سکتی اور یہ بھی سچ ہے کیونکہ آدمی کی رہت بہت رفتار گفتار بلکہ اور لیاقت وغیرہ بہت کچھ عورات کے متعلق ہے اور جب وہی وحشی رہیں تو تہذیب کیا خاک بڑھیگی سو اُنکی تعلیم اور سلیقہ دانی اور مردونکی نظر میں اُنکی عزت اور قدر ہی تو بڑی بات ہے مگر افسوس کہ آپ اسکو پوچ سمجھکر اُلٹا قہقہ مارتے ہیں خیر یہہ باتیں تو پھر کسی وقت بھی ہو جائنگی مگر اب اُٹھئے اور ان دہقانوں کی گفتگو سنئے اور دیکھیں اُنکے خیالات کس قسم کے ہیں یہہ کہکر ہاتھ میں ہاتھ دے دونوں ٹہلتے ٹہلتے ایک گروہ کے پاس جا کھڑے ہوئے جسمیں ایک جوان کرسان اس قسم کی گفتگو کر رہا تھا کہ میری بیل اور پنجابی جواب کے اس نئے ترچھی نے بنا دی تھی ایسی راس بیٹھی ہے کہ بیلونکو ذرا بھر تکلیف نہیں ہوتی اور رہٹ کی جوڑی یعنے چکلا چکلی بھی ایسی بنائی کہ دیکھ



بھوکھ جاتی رہتی ہے وہ کاریگر ہو تو ایسا ہی ہو اسبات پر اُنہیں میں سے ایک نے کہا کہ بھائی وہ کاریگر کیوں نہ ہو جو لاہور اور امرتسر میں ہر گز دو برس برابر یہی کام کرتا رہا ہے اور اُدھر کے بڑھی رہٹ بنانے کے پورے اُستاد ہوتے ہیں ایک اور نے پاس سے کہا کہ بھائی سچ پوچھو تو ہندوستان کے لوگ آرام میں ہیں جنکو رہٹ وہٹ کی مطلق حاجت نہیں چرسہ لگایا اور جسقدر ضرورت ہوئی آبپاشی کر لی ایک اور نے کہا پھر یوں کہو تو اودھ کے زمیندار سب سے زیادہ مزے میں ہیں جنکو نہ رہٹ کی ضرورت ہے اور نہ چرسہ کی صرف ایک کچی کھوئیں کھود لیتے ہیں اور اُسپر ڈھینکلی کھڑی کر کے آسانی سے پانی نکال لیتے ہیں بلکہ بعض جگہہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دنکو کھوئیں کھود پانی نکالا اور شام کو پُر کر کے پھر زمین ہموار کر دی اُن لوگوں کو رہایش کے واسطے بھی کوٹھے اور چھت کی چنداں ضرورت نہیں دو ایک کوے بنا کر اُنپر پھوس کا چھپر کھڑا کر لیا اور جب جی میں آیا پھونک پھانک اور جگہہ ڈیرہ جا لگایا تعجب یہہ کہ انکو دانہ کی رکھوالی بھی کرنی نہیں پڑتی اور نہ اُسکے رکھنے کیواسطے کھتے کی ضرورت ہو انکا قوت بنئے سے لیا اور وہی کھا پی کر شام کو برابر کر دیا اس گروہ کی باتیں اسیقدر سنکر بختیار اور وزیر علی ایک دوسرے جھنڈ کی طرف متوجہ ہوئے جہاں ایک سگائی کے جھگڑے پر بحث مباحثہ ہو رہا تھا کہیں ایک زمیندار نے بٹی دینی کر کے دوسرے سے کچھ روپیہ لیا تھا اور اب بیاہ کیوقت بالکل منکر ہو بیٹھا اُسپر برادری کے تمام لوگ اُسکو قائل کر رہے تھے کوئی برادری سے خارج کر دینیکی دھمکی دیتا تھا اور کوئی یہہ کہتا کہ اب سکھوں کا زمانہ نہیں ہے کہ تم گھر میں اکڑ جاؤ عرضی پرچہ کا نام لیتا تھا غرض اُنکی گفتگو میں کچھ اپنا فایدہ نہ دیکھکر بختیار اور وزیر علی ایک اور طرف کو چلے جہاں دو چار سفید ریش بھلے مانس سروں پر چوہدریانہ پگڑی باندھے ہوئے نئی چٹائی پر تمکین کے ساتھ بیٹھے حقہ پی رہے تھے یہہ بھی سلام علیک کے بعد وہاں بیٹھ گئے اتنے میں بڑے چوہدری کا آدمی ایک نئی ہل جسکا منا ایک ہی دن کے چلانے سے ٹوٹ گیا تھا مونڈھوں پر دھرے ہوئے وہاں آحاضر ہوا اور چوہدری کے روبرو رکھ کر بڑھی کے حق میں باتیں بکنے لگا ہل کیطرف دیکھ کر چوہدری کا بھی غصہ بھڑکا اور اُسنے بھی کئی ایک بے نقط گالیاں منہہ سے نکالیں آخر بختیار کیطرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ میاں ہمارے ملک کے بڑھی لوگ پشتہا پشت سے یہی کام کرتے چلے آئے ہیں اور پھر تعجب یہہ کہ کام بالکل نہیں کر سکتے کاشتکار کا بڑا آلہ یہی ہل ہے اور جب اُسکی بناوٹ درست نہ ہوئی تو پیداوار کیا خاک ہوگی بختیار نے کہا چوہدری صاحب آپ کی بات عین ٹھیک ہے اور اسموقعہ پر مجھکو ایک اور بات یاد آئی ہے جو جالندھر میں ایک انگریز نے مجھسے کہی تھی کہ ہر ایک ملک میں تہذیب کی ترقی کا اندازہ اُسکے کرسانی اور اہل حرفہ کے اوزاروں کی بناوٹ سے بخوبی ہو سکتا ہے یعنے جسقدر کسی قوم نے تہذیب میں ترقی کی ہے اُسیقدر اُسکی صنعتوں اور اوزاروں نے صفائی اور آسانی سے کام دینیکی صورت نکالی ہے الله الله ولایت کے ہل کا نقشہ تو دیکھئے کہ اُسکی ساخت اور اُنکے فواید کیسے عجیب و غریب ہیں وہاں کے ہل کبھی کبصورت پر ہوتے ہیں کوئی ایک گھوڑے کا کوئی دو کا کوئی چار کا صرف ایک آدمی اُسپر سوار ہو کے گھوڑوں کی باگیں سنبھالے رکھتا ہے اور موقعہ موقعہ پر اُنکو پھیرتا رہتا ہے سامنیکے ایک پہئے میں کئی ایک لمبے چوڑے پھال لگے ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر میں بہت زمین نہایت گہرائی اور عمدگی سے بہاہ ڈالتے ہیں بلکہ ایک اور ہل نکلنے کی وہاں تجویز ہو رہی اور شاید نکل بھی آیا ہو تو تعجب نہیں جو صرف دو آنہ کے کوئلوں کے جلانے سے کئی بیگہہ زمین پلوں کے عرصہ میں بہاہ ڈالیگا پھر وہاں اناج کاٹنے کی کل جدا دانہ اور بھس الگ کرنیکی جدا اور مزہ یہہ کہ نہ دکھ اور نہ تکلیف پہروں کا کام پلوں میں کر کے رکھ دیتے ہیں گو جب ہم اپنے یہاں کا خیال کرتے ہیں تو عجب صورت نظر آتی ہے چوہدری نے کہا یہاں تو بھائی صدیوں سے لیکے ہل کی ایک ہی صورت چلی آتی ہے دو بیل جوڑ دیئے اور آدھی رات سے لے کے سکھر دوپہر تک ایک آدمی مُنا ہاتھ میں پکڑے ہوئے مارا مار اُنکے پیچھے لگا رہتا ہے اور آخر دو ایک بیگہہ میں پاڑ ڈال جان سے بیجان ہو کر گھر آ بیٹھتا ہے اسیطرح مکی کے بھٹوں اور چری کے بالوں کو کوٹ کوٹ اور کنک کی نالی کو بیلوں کے پاؤں تلے روندر وندا کر بڑی مصیبت سے دانہ نکالتے ہیں سچ پوچھو تو یہاں کے زمیندار کی بالکل مٹی خراب ہے اور انگریزوں کے ملک میں جو یہہ سب کام کلونکے وسیلے کم محنت اور زیادہ فایدے کے ساتھ ہوتا ہے تو اسکا موجب وہاں کے لوگونکی علمیت سمجھی جاتی ہے سب آدمی وہاں کے پڑھے ہوئے ہیں اور علم کے زور سے رات دن ایسی ایسی تجویزیں نکالتے رہتے ہیں ✦

باقی ہفتہ آیندہ

عیسوی مذہب کا ثبوت

اصل انجیل عیسائیوں کے پاس موجود ہے

اس فصل میں یہہ دریافت کرنا چاہئے کہ آیا خداوند مسیح کی اصلی تعلیم انجیل میں ہے کہ نہیں۔ اکثر خواندہ لوگ جانتے ہیں کہ اکثر محمدی دعوی کرتے ہیں کہ عیسائیوں کے پاس اصلی انجیل نہیں ہے پہلے اسکو دریافت کرنا چاہئے ہمکو قوی اُمید ہے کہ اکثر اہل اسلام اس رسالہ کو پڑھینگے۔ تو ہم قرآن کی اُن آیتوں میں سے جن میں انجیل کا ذکر پایا جاتا ہے۔ چند ایک کو یہاں لکھتے ہیں تاکہ وے اسبات پر قائل ہوں کہ محمد صاحب کے وقت تک یعنے ساتویں صدی عیسوی تک اصل انجیل موجود تھی چنانچہ سورہ یونس ۶۴ آیت لهم البشرى في الحيوة الدنيا و في الآخرة لا تبديل لكلمات الله ذلك هو الفوز العظيم یعنے اُنکو ہے خوشخبری دنیا کی

ہیچنے اور آخرت میں بدبختی نہیں اللہ کی باتیں یہی ہو بڑی مراد ملنی۔ اور سورہ کہف ۲۶ آیت واتل ما اوحی الیک من کتاب ربک لا مبدل لکلمتہ ولن تجد من دونہ ملتحدا یعنے اور پڑھ جو وحی ہوئی تجھ کو تیرے رب سے اسکی کتاب کوئی بدلنے والا نہیں اسکی باتیں اور کہیں نہ پاویگا تو اسکے سوا چھپنے کو جگہہ۔ اور سورہ مایدہ ۶۷ آیت قل یا اھل الکتب لستم علی شیئ حتی تقیموا التورات والانجیل وما انزل الیکم۔ الخ یعنے تو کہہ اے کتاب والو تم کچھ راہ پر نہیں جب تک نہ قایم کرو توریت و انجیل اور جو تم کو اُترا تمہارے رب سے ✦

ان آیتوں سے صاف صاف معلوم ہوتا ہی کہ محمد کے وقت محمدی لوگ جانتے تھے بلا اشتباہ پر یقین تھے کہ اصلی انجیل موجود ہی اور یہہ بات بہت سی کتابوں سے ثابت بھی ہو سکتی ہی فن چھاپے کے ایجاد ہونے کے پیشتر انجیل ہاتھ سے لکھی جاتی تھی۔ اور باعث کم ہونے کے اتنی عام جلدیں نہ تھیں مگر تو بھی بہت کتب خانوں اور عیسائی عابدوں اور پادریوں کے گھروں میں موجود تھیں۔ چنانچہ اُنمیں سے اب بھی پائی جاتی ہیں۔ اُن میں سے ایک نسخہ انجیل جو لنڈن میں ہی جو محمد صاحب کے زمانہ میں موجود تھا اور روم شہر کے ایک کتب خانہ میں اور ایک جلد ہی جو اُس سے بھی دو سو برس پیشتر موجود تھی۔ چند برس کا عرصہ گذرا ہی کہ ڈاکٹر ٹشنڈرف صاحب نے کوہ طور پر ایک کتب خانہ سے ایک نسخہ انجیل جو کہ قریب چودہ سو برس کے لکھی ہوئی ہوگی پائی اگر کوئی پوچھے یہہ کتابیں کس طرح معلوم ہو سکیں کہ اتنی مدت کی ہیں تو اسکا جواب یہہ ہی کہ علیحدہ علیحدہ صدیوں میں علیحدہ علیحدہ چیزوں پر لکھی جاتی تھیں۔ مثلاً بہت سی صدیوں سے کاغذوں پر لکھی جاتی ہیں لیکن یہہ کاغذ جس پر یہہ کتاب چھپی ہوئی ہی صرف اکسو برس سے ہی جاری ہی۔ اسیطرح اور کتابیں جو اسی کاغذ پر لکھی ہوئی ہیں۔ اُن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اکسو برس سے زیادہ کی نہیں لکھی ہوئیں اور کاغذ بھی اسیطرح زمانہ بزمانہ بدلتا جاتا ہی پہلے پہل جب کاغذ نہ تھا بھیڑ بکری کے پیشتہ یعنے وصلی پر کتابیں لکھی جاتی تھیں۔ علی ہذا القیاس سیاہی اور خط بھی بتفاوت چلے آئے ہیں۔ چنانچہ بہت پرانی کتابوں کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہی کہ زمانہ سلف میں لکھنے کا اور ہی دستور تھا ان علامتوں سے معلوم ہو جاتا ہی کہ یہہ کتاب کتنی مدت کی ہی۔ جس طرح انجیل پشت در پشت ہمارے وقت تک چلی آئی ہی اُسیطرح اور بہت سی کتابیں مثلاً افلاطون ارسطو زینوفن ورجل سیسرو وغیرہ مصنفوں کی کتابیں چلی آئی ہیں۔ ان کتابوں کے لکھے جانے کا زمانہ ہی سیاہی خط اُس چیز سے جسپر کہ وہ لکھی جاتی تھیں پہچانا جاتا ہی۔ یونانیوں فرانسیسوں اور انگلستانیوں میں سے وے لوگ جو اسبات سے واقف ہیں پرانی کتاب کو دیکھکر فوراً بتلا دیتے ہیں کہ یہہ کتنی مدت کی لکھی ہوئی ہی۔ فرنگستان اور انگلستان کے عالموں نے پرانی قلمی انجیلوں کا حال کی انجیلوں سے خوب مقابلہ کیا ہی لیکن مضمون میں ذرہ بھی فرق نہیں پایا۔ قدیمی انجیل کے پرانے نسخے ایشیا افریقہ فرنگستان اور بہت سے ملکوں کے کتب خانوں میں بھی پائے جاتے ہیں اور اُنکا حال کی انجیل سے مقابلہ کرنے سے یہی معلوم ہوا کہ وے سب متفق المعنے ہیں۔ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ یہہ انجیلیں اُنمیں بہت سا تفاوت رکھتی ہیں یہہ اُن کی سراسر غلطی ہی۔ بیشک سب عیسائی معلم بھی اسبات کے قایل ہیں کہ بعض بعض انجیل کی کوئی آیت مختلف اللفظ ہی مگر مختلف المعنے بالکل نہیں ہی۔ اور یہہ فرق بھی چھہ یا سات سو یونانی انجیلوں کے پڑھنے سے ثابت ہو سکتا ہی۔ مثلاً اگر کوئی شخص پانچ یا چھہ سو آدمی کو ایک کتاب پڑھکر سنائے اور وے اُس کو لکھیں تو بیشک اُن کی نوشتوں میں بعض بعض فرق پڑینگے۔ اگر ایک ایک نوشت میں صرف دو یا تین ہی ہو جاویں تو بیشک سب نوشتوں میں بہت سے فرق پڑجاینگے لیکن اگر سب صاحب ہوش اور عالم شخص ہوں تو بیشک سب کتابوں کا ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے سے کہ سب فرق نکال ڈالینگے۔ اکثر ایسے ایسے فرق ایک کتاب کو دوسری کتاب سے نقل کرنے میں پڑجاتے ہیں لیکن اُنکی اصلیت میں فرق نہیں آتا۔ دیکھو ٹشنڈرف صاحب نے ایک انجیل انگریزی میں چھپوائی ہی جس میں اُس نے اُن فرقوں کو جو تین بڑی قدیمی انجیلوں میں پڑتے تھے صحیح کرکر لکھا ہی مگر اس کتاب کے ملاحظہ کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ بڑا فرق نہیں ہی۔ کیونکہ یہہ کتاب وہی تعلیم دیتی ہی جیسے کہ اور بہت انجیلیں بیشک ایسے ایسے فرق انجیلوں میں پڑتے ہیں ایک میں لکھا ہوگا کہ عیسیٰ نے کہا۔ دوسری میں کہ خداوند نے کہا۔ تیسری میں کہ مسیح نے کہا۔ پھر ایک میں ہوگا کہ عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو کہا اور دوسری میں کہ اُسنے اُن کو کہا۔ اور وغیرہ۔ اگر کوئی شخص اسبات کو خوب تحقیقات کرنا چاہے تو میں اُسکو ضرور بتلاؤنگا تاکہ اُسکو معلوم ہو کہ سب انجیلیں ایک ہی ہیں۔ ایک اور طریقہ جس سے اصل انجیل کا ابتک موجود ہونا ثابت ہوتا ہی یہہ ہی کہ بہت سے عیسائی بزرگوں کے نام تمام عیسائی ملکوں میں مشہور ہیں۔ چنانچہ جسٹن شہید جو کہ پہلی صدی میں زندہ تھا ٹرٹلین جو کہ دوسری صدی میں تھا اریجن تیسری میں یسوبیس اور اگستین چوتھی صدی میں زندہ تھے۔ جن کی تصنیفیں بھی ابتک موجود ہیں اور اکثر عیسائی عالم بھی اُن کو پڑھتے ہیں غرض کہ انجیل کے پورا لکھے جانے کے دو سو برس بعد تیس مصنف جن کی کتابیں ابتک موجود اور لاہور کے پادری صاحبوں کے پاس ہیں گذرے ہیں جن میں انجیل کا حال اور اس قدر آئتیں مندرج ہیں کہ اگر انجیل کھوئی جاوے تو ہم ان کتابوں کے ذریعہ سے

اور ایسی بنا سکتے ہیں۔ ایک اور دلیل ہے جس سے انجیل کی اصلیت پائی جاتی ہے۔ عیسیٰ کے وقت سے آج تک بہت لوگ ایسے گذرے ہیں جو کہ دین عیسوی کے بڑے بھاری دشمن تھے اُن میں سے ایک سلسس ہے جو کہ مسیح کے بعد دوسری صدی میں ہوا ہے۔ پارفری سلسس جو تیسری صدی میں ہوا اور جولئین جو چوتھی صدی میں گذرا ہے۔ یہہ تمام انجیل کی تردید کرتے چلے آئے ہیں۔ سلسی سالس نے ایک کتاب جسکا نام کلمہ حق تھا لکھی اُس میں مسیح کی موت پیدائش بپتسما معجزوں جی اُٹھنے اور اُسکی منادی کرنے کا ذکر ہے۔ باوجود الساخت دشمن ہونے کے انجیل کو جھوٹا نہ کر سکا اس سے انجیل کی سراسر صداقت پائی جاتی ہے۔ آریجن نے ایک کتاب اُسکے جواب میں لکھی اور کئی ایک باتوں کو اُس سے نکالکر اپنی کتاب میں مندرج کیا جو کہ اکثر پادری صاحبان کے پاس موجود ہے جو شخص دیکھنا چاہے دیکھ لے وے۔ مسیح کی موت کے بعد بہت ملکوں کے لوگ عیسائی ہوگئے چونکہ وے یونانی زبان نہ جانتے تھے اسلئے اپنی اپنی خاص زبان میں انجیل کا ترجمہ کر لیا۔ مثلاً سریانی کپتی لیٹنی انگلوسیکسنی ارمنی ایتھیوپک گاتھک ور وغیرہ زبانوں میں ترجمہ ہوگیا۔ مسیح کی وفات کے ایکسو برس بعد سُریانی اور لیٹنی زبان میں ترجمہ ہوا اسیطرح بعض بعض تین سو برس کے بعد۔ بعد ازاں یورپ کے ہر ایک ملک کی زبان میں ترجمہ ہوتا چلا گیا۔ ان تمام ترجموں سے ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ اصلی انجیل ابتک موجود ہے۔ واضح ہو کہ انجیل اسوقت عنقریب دو سو زبانوں میں چھپتی ہے اور دنیا کے تمام حصوں ایشیا افریقہ اور امریکہ یورپ اور وغیرہ ملکوں میں اور جزائر میں ایک ہی طرح کی پائی جاتی ہے۔ دیکھو اگر ہند کے مسلمان متفق ہوکر اپنے قرآن بدل ڈالیں تو اور ملکوں کے محمدی لوگ مثلاً روم شام ایران مصر زنجبار الجیرس ٹریپولی ٹیونس مراکو اور وغیرہ ملکوں کے اپنے قرآن کو کبھی نہ بگاڑینگے۔ کیونکہ یہہ بالکل ناممکن ہے اور اگر وے مسلمان ہند کے قرآن سے اپنے قرآن کا مقابلہ کرینگے تو وے فوراً یہی کہیں گے کہ ہند کے مسلمانوں نے کیا کیا جو اپنے قرآن کو بدل ڈالا۔ پھر مسلمانوں کے کئی ایک فرقے ہیں مثلاً شیعہ سُنی وہابی صوفی اور وغیرہ اُن میں سے اگر ایک فرقہ قرآن کو اپنی مرضی کے موافق بدل ڈالے تو اور فرقے کبھی اس بات کو منظور نہ کرینگے اور اپنے اپنے قرآن کو کبھی نہیں بدل ڈالیں گے۔ اسیطرح عیسائیوں کے بھی بہت سے فرقے ہیں جو یونی ٹیرین یونا ورسٹنٹ پروٹسٹنٹ ومنسنٹ اور وغیرہ کہلاتے ہیں یہہ سب ایک ہی انجیل رکھتے ہیں۔ اسسے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں نے انجیل کو نہیں بگاڑا ان سب کے پاس وہی انجیل ہے جو کہ زمانہ سلف میں موجود تھی۔ جب اہل اسلام اپنے قرآن کو بدل نہیں سکتے تو عیسائی لوگوں کو کس طرح سے انجیل بدلنے کی جرأت ہوئی جس طرح اب عیسائی لوگ اُن لوگوں کے درمیان جو اُن کے مذہب کے دشمن ہیں بلکہ سراسر حقیر ہی جانتے ہیں بود و باش رکھتے ہیں اُسیطرح وے ہر ایک زمانہ اور ہر ایک ملک میں دشمنوں کے بیچ رہتے آئے ہیں۔ چنانچہ اب بھی انگلستان جرمنی فرانس اور امریکہ میں بہت سے لوگ ہیں جو عیسائی مذہب کے سخت دشمن ہیں تو کیا ممکن ہے کہ ہم اُن کے روبرو کتاب کو بدل سکیں۔ اور ان لوگوں نے بھی کبھی ہمکو نہیں کہا کہ تمنے اپنی کتاب کو بدل دیا ہاں مگر یہہ بات ہے کہ جب کوئی پادری کسی غیر زبان میں جس سے وہ بخوبی واقف نہیں انجیل کا ترجمہ کرتا ہے تب وہ اسکو دوسری دفعہ اچھی طرح صاف کرتا ہے تو یہہ اختلاف بالکل نہیں ہوسکتا کیونکہ اصلی یونانی انجیل وہی ہے جو پہلی اور دوسری صدی میں موجود تھی۔ پھر تمام لوگوں میں عیسائی مذہب کی تعلیم مشہور ہے تو جب اور کوئی قوم اپنی اپنی کتاب کو کبھی نہیں بدلتے اور عیسائی انجیل کی بہت تعظیم کرتے ہیں یہہ سمجھکر کہ یہہ خدا کا کلام ہے جو ہم کو دیا گیا نجات کا رستہ دکھانے کو وہ بڑی خوشی سے اس کو پڑھتے اور پڑھاتے ہیں اور اُسکی پاک تعلیم پر گفتگو کرتے ہیں تو کیا وہ جان بوجھکر تحریف کرینگے یہہ بالکل ناممکن ہے۔ پھر ہم اپنی کتاب کو کس طرح سے بدل ڈالیں گے اور لاکھ ہا روپیہ اسواسطے صرف کرتے ہیں کہ تمام زبانوں میں اسکا ترجمہ ہوجاوے۔ پھر سب لوگ جانتے ہیں کہ کوئی شخص جبتک کہ اُسکو کوئی دنیاوی فائدہ یا خوشی کی اُمید نہ ہو تب تک وہ قصور نہیں کرتا۔ جب انجیل کو بدل ڈالنے سے عیسائی لوگوں کو کچھ فائدہ نہیں بلکہ سراسر نقصان ہوتا ہے تو وے انجیل کو کیونکر بدل سکتے ہیں۔ یہہ بھی واضح ہو کہ یہودی لوگوں کے پاس توریت زبور اور نبیوں کے صحیفے ابتک موجود ہیں۔ اور محمدی عالم بھی جانتے ہیں کہ وہ تعلیم جو انجیل میں پائی جاتی ہے ان تمام کتابوں میں بھی ملتی ہے۔ مثلاً عیسیٰ کی الوہیت اُسکا کفارہ ہونا اور وغیرہ۔ اگرچہ عیسائی لوگ اپنی کتاب بدل ڈالیں تو یہودیوں کی کتابوں کو کس طرح خراب کرینگے۔ اب ہم اُمید قوی رکھتے ہیں کہ اگر لوگ تعصب کو چھوڑکر ان دلیلوں پر غور کریں تو وہ بھی اقرار کرینگے کہ یہہ انجیل جواب موجود ہے وہی ہے جو عیسیٰ کے بعد پہلی اور دوسری صدی میں موجود تھی۔ ایک اور سوال اسبات پر کہ آیا انجیل خدا کا کلام ہے یا نہیں بیان کرتے ہیں اگرچہ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہندو لوگوں کے پاس اصلی بید اور شاشتر موجود ہیں اور آتش پرستوں کے پاس ژند واستا اور سکھ لوگوں کے پاس گرنتھ تو بھی ہم ان میں سے کسی کو کلام الٰہی ہرگز نہیں کہہ سکتے جب اسیطرح ثابت ہوا کہ اصلی انجیل ہمارے پاس موجود ہے تو اس دلیل سے ہرگز خدا کا کلام نہیں ہوسکتی ہمیں اُسکو خدا کا کلام ثابت کرنا چاہئے ✦

منقولات

بنگالہ کے دیسی اخبار نویس اور تعلیم یافتہ بنگالی

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگالہ نے اپنی رپورٹ میں بنگالہ کے دیسی اخبار نویسوں کی نسبت مندرجہ ذیل رائے تجویز فرمائی ہے +

جو ترقی پچھلے بیس برس کے عرصہ میں بنگالی اخباروں نے کی ہے وہ ایک بڑی بات ہے چنانچہ آجکل بنگالہ میں چھپن اخبار جاری ہیں جن میں سے بیس اول درجہ کے اور چھتیس ۳۶ دوسرے درجے کے ہیں اور اُنکی تعداد ہمیشہ بدلتی رہتی ہے اور گو یہہ بات صحیح صحیح دریافت نہیں ہو سکتی کہ بڑے بڑے اخباروں کے کس قدر پرچے چھپتے ہیں مگر یہہ ضرور یقین کیا جاتا ہے کہ قریب بیس ہزار کاپی کے چھپتے ہوں گے اور ادنے درجہ کے اخباروں کے پرچے غالباً پانچ ہزار کے قریب چھپتے ہونگے پس بلحاظ کل تعداد پرچوں کی ان تمام اضلاع کی وسعت کے لحاظ سے کچھ بہت زیادہ نہ خیال کیجاویگی مگر پڑھنے والوں کی تعداد اس سے بہت زیادہ بلکہ دو چند یا سہ چند ہوگی اگرچہ اسبات کی احتیاط کرنا نہایت مناسب ہے کہ اس قسم کے معاملہ میں مبالغہ کو ذرا بھی دخل نہ ہو مگر اصلی باتوں سے چشم پوشی کرنا اور انکو ناچیز بھی نہیں سمجھنا چاہئے اور یہہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ بہت سے تعلیم یافتہ بنگالی انگریزی اخباروں کو یا اُن اخباروں کو پڑھتے ہیں جو انگریزی زبان میں چھپتے ہیں +

جب ہم کو اسبات کا یقین ہے کہ دیسی اخبار نویس درحقیقت عوام کی رائے ظاہر کرتے ہیں تو ہم کو اُنکے ذریعے سے وہ بات دریافت کرنی چاہئے جس کے دریافت کرنے کی ہمکو اس لحاظ سے کہ ہم ایک غیر ملک کے رہنے والے حاکم ہیں نہایت ضرورت ہے اور جس کا دریافت کرنا ہنوز نہایت دشوار ہے اور وہ بات ہندوستانیوں کے عام خیالات اور خواہشیں ہیں ہم جانتے ہیں کہ ہندوستانی اخبار نویس علی العموم صرف انگریزوں اور انگریزی چیزوں کی تعریف نہیں کرتے جسکے سبب سے اُنکی نسبت خوشامد کا گمان نہیں ہوتا بلکہ وہ اس کے نہایت برخلاف کرتے ہیں جس کے سبب سے ہم یہہ یقین کر سکتے ہیں کہ اُنکی رائیں بالکل آزادانہ اور صاف صاف ہوتی ہیں چنانچہ میں نے اس معاملہ کی جانب مناسب توجہ کی ہے اور میری قطعی رائے ہے کہ بنگالہ کے اخبار نویس سلطنت انگریزی اور انگریزی قوم کے بڑے خیرخواہ ہیں اور گو بعض اوقات ملکی معاملات کی نسبت ایسی رائیں ظاہر کیجاتی ہیں کہ جنکا میلان بدلی کی جانب ہوتا ہے اور اس لحاظ سے اس قسم کے خیالات قابل نفرت ہیں مگر علاوہ انکے اخباروں میں بہت ایسے مضامین بھی چھپتے ہیں جن میں بڑا مباحثہ ہوتا ہے کبھی گورنمنٹ انگریزی اور انتظام انگریزی کی نسبت الزام بھی لگایا جاتا ہے اور اکثر اوقات ایسی رائیں ظاہر کیجاتی ہیں جن کا عملدرآمد ناممکن ہوتا ہے بعض اوقات ہر ایک ایسے امر کی نسبت جو گورنمنٹ کرتی ہے یا جو فروگذاشت ہو جاتا ہے گرفت کرنے اور کسی بات سے راضی نہونے کا میلان ظاہر کیا جاتا ہے اور جس طریقہ میں انگریز لوگ ہندوستانیوں کی نسبت برتاؤ کرتے ہیں اُسکی نسبت روز بروز زیادہ ناخوشی ظاہر کیجاتی ہے اور بغیر اسکے کہ جو سنجیدگی اور متانت کامل علم اور تجربے سے حاصل ہوتی اُسکا مناسب لحاظ کیا جاوے اکثر خیالی اور فرضی باتوں کی بنیاد پر بڑے بڑے خیالات اور ارادے قائم کئے جاتے ہیں لیکن میری دانست میں اُس بات سے کچھ تعجب نہ کرنا چاہئے کیونکہ درحقیقت ایسے امور کی بنا کسی قدر انصاف اور حق پر ہوتی ہے اور گو ہندوستانی اخبار نویسوں سے اِن باتوں کی نسبت اکثر غلط فہمی ہی ہو جاوے مگر تاہم اِن باتوں میں اور عام بدخواہی میں نہایت اختلاف ہے کیونکہ اکثر اوقات انہیں دیسی اخباروں میں بڑی خیرخواہی کے مضامین چھپتے ہیں جنکی نیکی باوجود اسبات کے کہ اور معاملات کی نسبت ان اخباروں میں مخالفت آمیز نکتہ چینیاں بھی چھپتی ہیں بطرح مسلم ہوتی ہے اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جو بڑے بڑے معاملات رعایا کے دانشمند فرقہ کی وفاداری اور حکومتوں کی بہ نسبت انگریزی حکومت کے فایدوں اور ہندوستانیوں کی نسبت گورنمنٹ انگریزی اور انگریزی قوم کی نیک نیتی پر بھروسا کرنے اور ظاہری امن و امان اور مذہبی آزادی اور مال و دولت کی ترقی اور انگریزی تعلیم کے عوض میں ہندوستانیوں کی احسان مندی سے تعلق رکھتے ہیں اُن میں جو رائے بنگالی اخبار نویس انگریزوں کی نسبت دیتے ہیں اُسکو ایسے جوش اور موثر طریقہ کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ جس سے شاید ہی کبھی کسی نے فوق حاصل کیا ہو یا جس کی ہمسری شاذ و نادر ہی وہ لوگ کر سکتے ہیں جو ہمارے درمیان نہایت سرگرم موید ہیں +

صاحب ممدوح نے بنگالہ کے تعلیم یافتہ بنگالیوں کی عقلی ترقی اور علمی حوصلہ کی نسبت جسقدر رائے ظاہر کی تھی وہ قلم انداز ہوئی + کوہ نور

گیت

اے دل تری بڑائی کو کب تک بہاؤں   قول سچا کو چھوڑنے کے کیا کروں
ناراض کر کے روح مقدس کو برملا   بحر فانی کی موج میں ہر دم بہا کروں
جی چاہتا ہے چھوڑ کے غضب وطن کی چاہ   بستی میں اپنے یار سیج کی بہار کروں
کیسی ہو چند لیک باغ ارم میں جا   ہر شاخ گل کے جھگڑے میں چھپا کروں



اخبارات ملکی و ولایتی

پشاور آفریدیوں کا فساد نور پر ہو درہ کوہاٹ بند ہوگیا ہو - سرکار درہ میں سڑک نکالتی ہو اور وہ مزاحمت کرتے ہیں - کوہاٹ کو دوسرا راستہ جاری ہوگیا اور آفریدی اُن دیہات واقع حدود انگریزی میں وقتاً فوقتاً چھاپے مار رہے ہیں گورنمنٹ نے اُس علاقہ کے لوگوں کو ہتھیار دیدیئے اور قلعہ ہاڑ و میکشن گڈہ اور ایل کی چوکی میں بہت سی جنگی فوج حفاظت کے لئے متعین فرمائی ہو ضلع کوہاٹ کی جانب آفریدیوں کی مار دھاڑ نے لرزہ ڈال رکھا ہو رعایا کے مال وجان اور مویشی کا برابر نقصان ہو رہا ہو سرکاری بُرج ڈھائے سڑک کو روکنے کے لئے پتھروں سے بھرتے جاتے ہیں ارباب خیل صلاحیت کے لئے بہت کچھ کوشش کر رہے ہیں دیکھئے کیا ہو راستہ بند ہوجانے سے غلہ کا نرخ اور نمک کا بھاؤ روبگرانی ہو - برسات اچھی ہو - امیر صاحب والی کابل نے نوروز خاں کی گرفتاری کے لئے کچھ فوج جلال آباد کو بھیجی ہو - فوج کشی سے باجوڑ اور سوات کو بھی اپنی حکومت کا ضمیمہ بنانا چاہتے ہیں - یہہ درہ طول میں ۲۰ میل ہو جس کے ختم ہوتے ہی یاغستان شروع ہوجاتا ہو چونکہ اس درہ میں سڑک نہیں سرکاری توپخانہ یکبھی ٹم ٹم کے آنے میں سخت دقت تھی چنانچہ ایسی ہی تکلیفوں کے دور کرنیکی غرض سے آفریدیوں کو سڑک بنانے میں فہمایش کی گئی تھی مگر اس ہدایت کا نتیجہ اُنھوں نے یہہ نکالا کہ گورنمنٹ انگریزی ہمارے علاقہ میں سڑک نکالکر ہمکو اپنی رعیت بنانا چاہتی ہو جب اِن لوگوں سے یہہ پیغام کہا گیا تھا تو انھوں نے جواب کے لئے ایک مہینے کی مہلت مانگی تھی جب وہ دن گذر گئے تو پھر تین مہینے کے لئے اپنا جواب ملتوی رہنے کے مستدعی ہوئے انکا یہہ استدعا بھی منظور رہوا تھا مگر پچھلی مہلت کے ختم ہونے سے پہلے اُنہوں نے شورش شروع کردی اُن علاقہ جات کی حفاظت کے لئے کوہاٹ میں باندہ غلام - بازید خیل شیخان - جنگل - محمد زئی - اور علی زئی کے مقامات پر چوکیاں مقرر ہوگئیں پیادہ اور سوار پولیس کی گاردیں حفاظت کے لئے مقرر ہوئی ہیں انگریزی مجسٹریٹوں سے بھی مدد لی گئی ہو حکام بھی باری باری بنفس نفیس گشت کیا کرتے ہیں - ۵ - تاریخ ماہ حال کو قلعہ میکشن کے پاس پانسو آفریدی کا ایک غول آگے کو بڑھتا ہوا نظر آیا سرکاری پٹرول نے فوراً اُن کی پیش قدمی کی خبر دی محمد علیخان رسالہ بنگالہ کے رسالدار نے بیس سپاہی اور دس سوار مقابلہ کا حکم دیکر بھیجدیئے آدھ گھنٹہ کے قریب یہہ پہاڑی اُنسے لڑتے رہے مگر پھر بے سرو پا ہو کر بھاگ گئے بڑے حیران ہو ہو کر کہتے ہیں کہ سرکاری بندوقیں بن بھرے چلتی ہیں - اب کپتان ٹیلر صاحب قلعہ دار کرکے بھیجے گئے ہیں کہ پہاڑیوں کو پھر یورش کی جرات نہ ہو یہہ جو پہلی دفعہ ایک ہاتھ ہوا ہو پانچ پہاڑیوں کے مارے جاتے یا سخت مجروح ہونیکا احتمال ہو کیونکہ یہہ پانچوں انگریزی سپاہیوں کو گرتے نظر آئے اور پھر وہاں پہنچکر لہو جابجا پھیلا ہوا نظر آیا - یہہ آفریدی رسالہ کے گھسیاروں کے ٹٹوؤں کو لوٹنے یا قتل کرنیکے ارادہ پر آئے تھے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہاٹ مطیع رعایا سرکاری کو بہت کچھ فہمایش کرکے سرکش آفریدیوں کے مقابلہ سے باز رکھتے ہیں اور نہ اُن کی سرکوبی کے لئے جنگی فوج کی چنداں ضرورت نہ تھی +

عجیب تاثیر میرٹھ میں کسی گائے کو ایک دیوانے کتے نے کاٹا تھا کچھ مدت کے بعد اُس گائے کو مالک گائے یعنے قصاب نے ذبح کیا جن جن لوگوں نے وہ گوشت کھایا وہ سب دیوانے ہوگئے سرکار نے قصاب مذکور کو اس جرم میں ۱۴ سال کی قید کا سزایاب کیا اور دیوانے اشخاص ہوش حکما کے معالجے سے اچھے ہوئے +

بھوپال - ہمکو معلوم ہوا کہ عالیجناب بیگم صاحبہ والیہ بھوپال نے بمبی کی عدالت ہائی کورٹ میں گریٹ انڈین پننسولا ریلوے کمپنی کے نام مبلغ چونسٹھ ہزار چھ سو پچپن روپیہ کے دلاپانے کی نالش اُن جواہرات اور طلائی اور نقرئی چیزوں اور اسباب کے نہ ملنے کی بابت کی ہو جو بیگم صاحبہ اور انکے ہمراہیں کی ملکیت تھا اور ماہ نومبر ۱۸۸۶ء میں مدعا علیہ کو اس غرض سے سپرد کیا گیا تھا کہ وہ حفاظت کے ساتھ بمبی سے مقام ہردہ کو پہنچاویں اور مدعیہ کو حوالہ کر دیں -

غدر جیلخانہ مولمین - رنگون کے ٹیلیگرام سے معلوم ہوا کہ گذشتہ سنیچر کو مولمین کے قید خانے کو توڑکر وہاں کے قیدی سب بھاگ نکلے تھے اسمیں سرکاری فوج نے اگر انکا مقابلہ کیا تو چودہ شخص میں بعض مارے گئے اور بعض زخمی ہوئے اور کچھ گرفتار ہوئے +

سر سالار جنگ بہادر - سر سالار جنگ بہادر نے جہاز کرایہ کر لیا ہو وہ نیپلز ہوتے ہوئے ولایت کو تشریف لیجائیں گے +

بمبی - ۲۵ فروری کو بمبی کے ہندوستانی بازار میں آگ لگ گئی بارہ لاکھ روپیہ کا اسباب جل گیا +

علوہمتی اخبار اسٹنڈرڈ کا بیان ہی کہ جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب کے حقیقی کارسپانڈنٹ کی تحریر ہی کہ مجھے پختہ خبر ہی کہ لارڈ صاحب موصوف نے جب سے ہندوستان میں تشریف لائے ہیں اپنی تنخواہ کی ایک کوڑی نہیں لی چنانچہ پانچ لاکھ روپیہ تنخواہ کا خزانہ میں جمع ہی۔ بعض کا بیان یہہ ہی کہ لارڈ صاحب کا ارادہ ہی کہ اس روپیہ سے کوئی کالج و یا شفاخانہ واسطے فوائد عام کے بنادیں۔ اگر یہہ خبر صحیح ہی تو نہایت نیک نامی اور قابل یادگار ہی۔

حادثہ مقام ایڈن سے خبر آئی کہ ایک اگن بوٹ جو فہمی جو شہر کے جمعدار کا مال تھا سمندر میں ڈوب گیا اس پر پانسو آدمی حاجی اہل فارس سوار ہو کر شہر ابوشہر کے جانیوالے تھے اُن میں سے صرف تین آدمی بچ گئے اور باقی بہت تکلیف پاکر راہی عالم بقا ہوئے۔

منافع اخبار برٹش انڈیا سے خبر ملی ہی کہ سال گذشتہ ملک امریکہ میں تیتیس ۳۳ لاکھ ستر ہزار پونڈ چاندی کان سے نکالی گئی اور صرف ۸ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ خرچ ہوا مالکان کان کو ۲۵ لاکھ پونڈ کا منافع ہوا۔ یہی سبب ہی کہ قیمت چاندی ہندوستان میں ارزاں ہوتی جاتی ہی۔

اسٹیشن غازی آباد ریل کی سڑک پر سے ایک انجن اور اُس کے ساتھ کی تین مال گاڑیاں اُتر گئیں۔ پائنٹ مین۔ ایک شخص ہوتا ہی جو پیچ دبا کر انجن کو ایک لین سے دوسری پر بدلدیتا ہی جرم غفلت میں ماخوذ ہی۔ کارسپانڈنٹ کی رای میں گورے ڈریور اور گارڈ کی بھی غفلت ہی ورنہ کسی کی بھی نہیں جو سزا ملے تو سب کو ملے ورنہ یہہ ہندستانی پائنٹ مین بھی دست اندازی عدالت سے محفوظ رہے +

ہندوستانی زنانہ سکول کلکتہ میں ہندوستانی غربا بالغ عورتوں کے لئے ایک سکول جاری کرنے کی غرض سے چندہ کر رہے ہیں چنانچہ سو روپیہ ماہوار کا چندہ ہو بھی گیا ہی ہم کو یقین ہی کہ اس کا انجام بخوبی ہوگا جس کا ثمرہ عیاں ہی۔

لودیانہ

۱۲ تاریخ ماہ حال کو کرپارام مہاجن آڑہتیہ غلہ والے کی دوکان سے دن دیہاڑے مبلغ پانچ یا چھہ سو روپیہ نقد کی چوری ہوئی اور پولیس والے درپے کھوج نکالنے چوری مذکور کے ہیں لیکن تاہنوز کوئی سوراغ چور کا نہیں ملا نہیں ہوا یقین قوی ہی کہ چور ضرور کوشش پولیس سے دستیاب ہوکر اپنے کیفر کردار کو پہنچیگا اور روپیہ مالک کو ملجاویگا۔

اشتہار نیلام لکڑی

چونکہ لکڑی قسم دیار درجہ اول گدام پھلور محکمہ چوب سرکاری ڈویزن دریائے ستلج میں واقعہ ۱۰ مارچ ۱۸۷۶ء یوم بارہ کے بمقدار قریباً دس ہزار ۱۰۰۰۰ کے نیلام کیا جاویگا۔ لہذا اشتہار ہذا برائے اطلاع خاص و عام شتہر کیا جاتا ہی اول شرط نیلام یہہ ہی کہ جو شخص لکڑی نیلام میں خرید کریگا اُسے بروقت نیلام بحساب فیصدی ۱۰ روپیہ قیمت کے مبلغ دس روپیہ بطور پیشگی لئے جاوینگے باقی کل قیمت اندر عرصہ دس یوم کے لیجاویگی اگر اندر عرصہ دس یوم کل قیمت خرید کنندہ ادا نہ کریگا تو پیشگی خرید کنندہ سے لیجاویگی وہ لکڑی مذکور ضبط کیجاویگی اور دوسرے شخص کے پاس دوبارہ نیلام کیجاویگی دوم یہہ ہی کہ خرید کنندہ کو چاہئے کہ تاریخ نیلام شدہ سے اندر عرصہ تیس ۳۰ یوم کے کل لکڑی گدام سرکار سے اُٹھالے اگر نہ اُٹھاویگا تو فی لکڑی فی یوم ایک آنہ کے حساب کرایہ گدام لیا جاویگا

اور تیسری شرط یہہ ہی کہ جب تک کل قیمت خرید کنندہ سرکار میں ادا نہ کریگا تب تک لکڑی گدام سے اُٹھانی نہیں دیگی فقط مورخہ ۸ مارچ ۱۸۷۶ء

دستخط جناب مسٹر فنڈل صاحب بہادر اسسٹنٹ محکمہ چوب سرکاری مقام پھلور مورخہ ۸ مارچ ۱۸۷۶ء

کیفیت حفظان صحت پنجاب

کُل اموات ہفتہ حال میں (۶۹۲۰) درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۴۷۱۷) ہوئی تھیں کوئی موت مرض ہیضے سے درج رجسٹر نہیں ہوئی (۱۴۹) اموات مرض چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۱۴۴) واقع ہوئی تھیں شہر لاہور وامرتسر و چھوٹے قصبہ پلول ضلع گورگانوہ میں اس مرض سے اموات بکثرت ہوتی ہیں (۱۱) اموات شہر امرتسر میں (۲) لاہور میں اور (۱۴) قصبہ پلول میں درج رجسٹر ہوئیں احاطہ پنجاب اچھا تندرست ہی ماسوائے ضلع ملتان منٹگمری کے جنکی اوسط اموات بڑی ہی یعنے ملتان کی (۴۷) اور منٹگمری کی (۴۲) بحساب فی ہزار سالانہ ہی۔ بڑے قصبات کی تندرستی ترقی پر ہی مگر قصبہ پلول میں اب تک بیماری بدستور زیادتی ہی۔ اوسط اموات اُسکی بحساب سالانہ فی ہزار (۹۰) ہی۔ اوسط اموات قصبات پنجاب کی اُس مردم شماری سے جو ۱۸۶۸ء میں لی گئی نکالی گئی ہی سوائے امرتسر و جالندھر کے کہ جہاں مردم شماری نہیں لی گئی اور جنکی اوسط اموات ۱۸۷۵ء کی آبادی پر شمار کی گئی ہی اور لندن کی اوسط اموات اُس سے کہ جو ۱۸۷۱ء میں ہوئی تھی اور ۱۸۷۵ء کے درمیان میں چار سال اور تین ماہ کی آبادی اُس مردم شماری کے حساب سے کہ جو ۱۸۶۱ء و ۱۸۷۱ء کے درمیان ہوئی بڑہائی گئی۔ فقط +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا